www.novelsclubb.com
AYRA MEER
او میرے صنم
از قلم ازلین
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

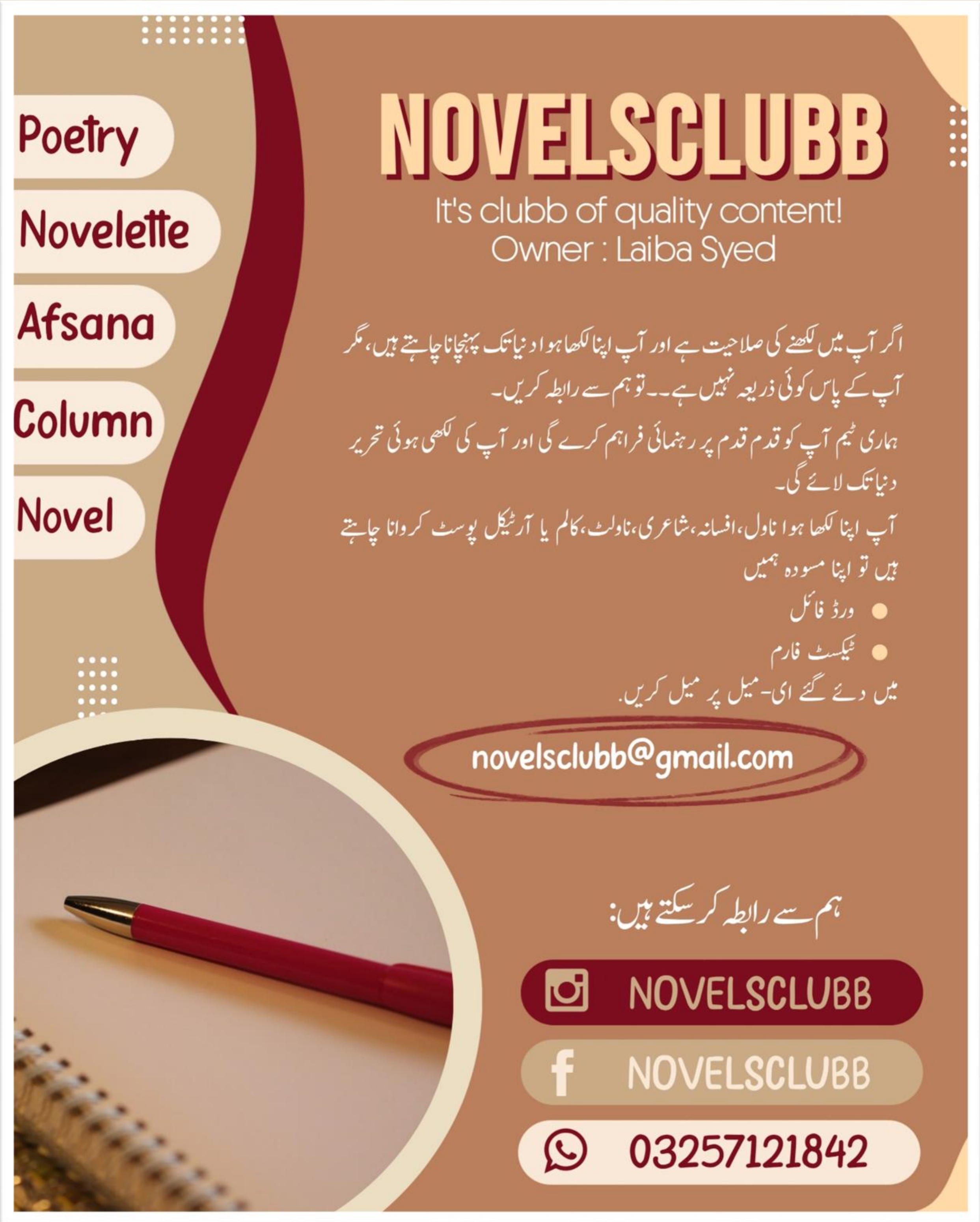
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

او میرے صنم

از قلم

ازلین

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ناول "او میرے صنم" کے تمام جملہ حق لکھاری "ازلین" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

او میرے صنم

قسط نمبر ۴

"بد تمیز، جاہل!"

شاہ بخت ایئر پوٹ سے نکل رہی تھی اور ساتھ ہی اس کو نئے القاب سے نواز رہی تھی۔

"اپنے آپ کو نا جانے کون سی چیز سمجھتا ہے!"

اب کی بار وہ گاڑی میں بیٹھتی ہوئی بولی تھی۔

"میڈم آپ کو سر نے سیدھا گھر لانے کے آرڈرز دیئے ہیں"

اس کے باپ کا پی اے جو کہ ڈرائیور کے ساتھ آگے بیٹھا تھا بولا۔

جس کے جواب میں شاہ بخت نے کچھ بھی کہنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

گاڑی پورچ میں لا کر روکی گئی تھی۔ وہ ایک پُرانے طرز پر بنا ہوا مینشن تھا۔

شاہ بخت نے ایک لمبا سانس ہوا میں چھوڑا اور گاڑی میں سے باہر نکلی تھی۔

اس نے اندر کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

پیچھے ہی پی اے بھی اس کے ساتھ اندر کی جانب چلنے لگ گیا تھا۔انٹرنس پر ایک لمبی قطار ہیلپرز کی وہاں موجود تھی جو اس گھر اور بزنس کی اِکلوتی وارث کے استقبال کے لئے کھڑے تھے۔

وہ اپنی اس لکچیری میڈم سے گھنٹوں کی کلاس نہیں لینا چاہتے تھے۔

شاہ بخت اپنا چہرہ اونچا کیے ایک سٹائل سے ان سب کے سامنے سے گزرتی ہوئی اپنے باپ کی اسٹڈی کی طرف چلے گئی تھی۔اس کے جانے کی دیر تھی کے سب نے اپنے رکے ہوئے سانس کو بحال کیا تھا۔

وہ اپنے باپ کی اسٹڈی کے دروازے میں کھڑی تھی۔

پی اے نے پیچھے سے آکر دروازے پے دستک دی۔اندر سے اجازت ملتے ہی پی اے نے شاہ بخت کے لئے دروازہ کھولا اور خود سائڈ پر ہو گیا تھا۔

اس کے اندر داخل ہوتے ہی پی اے نے دروازہ بند کر دیا تھا۔

اب صرف وہ اور اس کے ڈیڈ تھے۔

”گڈ آفٹر نون ڈیڈ“

شاہ بخت نے اپنے والد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جو عینک لگائے لیپ ٹاپ کی سکرین میں کچھ دیکھنے میں مہو تھے۔انہوں نے اشارے سے اس کو بیٹھنے کے لئے کہا تھا۔

"آ گئی تم؟"

انہوں نے آنکھوں پر سے عینک ہٹا کر شاہ بخت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"جی ڈیڈ"

شاہ بخت نے حامی بھری تھی۔

"مجھے یہاں پر کوئی اُلٹی سیدھی حرکت نہیں چاہئے یہ مت سوچنا کہ تم نے جو نیویارک میں کیا ہے وہ تم یہاں بھی کر سکتی ہو۔"

انہوں نے ٹھنڈے لہجے میں کہا تھا۔ یہ سنتے ساتھ شاہ بخت کے ماتھے پہ ہلکی سی پسینے کی بوند نمودار ہوئی تھی جو غور کرنے پر بھی بہت مشکل سے نظر آتی۔ وہ خود کو کمپوز کیے وہاں بیٹھی رہی تھی۔

"پہلے ہی تمہارا نیویارک کا mess ختم کیا ہے۔ اب مجھے یہاں کچھ اور نہیں چاہیے یہ نا ہو کے جو یہ تھوڑی بہت چھوٹ ہے یہ بھی نہ ہو۔"

اس کے ڈیڈ نے آنکھوں میں وارننگ لئے کہا تھا۔

"ی۔یس ڈیڈ"

شاہ بخت بس اتنا ہی بول پائی تھی۔

"اب تم جا سکتی ہو"

انھوں نے اپنا چشمہ دوبارہ سے لگاتے ہوئے سکرین کی جانب چہرہ کر لیا تھا۔

وہ اٹھی اور آہستہ آہستہ قدم لیتی اسٹڈی سے باہر نکل آئی۔ نکلتے ساتھ اس نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کیے تا کہ وہ اپنے آپ کو ریلیکس کر سکے۔ جب حالت کچھ بہتر ہوئی تو پھر سے اس ہی اعتماد کے ساتھ وہ کوریڈور سے گزرتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب چلے گئی تھی۔

یہ لندن کا مشہور کیفے تھا۔ وہ باہر نکل رہی تھی کہ ایک زوردار ٹکراؤ سے وہ نیچے گرتی گرتی سنبھلی تھی۔

"اندھے ہو کیا دیکھ کر نہیں چل سکتے!!"

وہ چلائی تھی۔

"آپ دیکھ کر چل لیتی آپ کی تو آنکھیں ہیں نا!"

وہ بھی اس ہی کہ انداز میں بولا تھا۔ عادت سے مجبور ہوتے ہوئے آج بھی اس نے اس کو آپ کہ کر ہی پکارا تھا۔

"Not again"

یہ بولتے ساتھ اسنے چہرہ اوپر کیا تو سامنے وہی جنگلی پھر سے اس کے سامنے کھڑا تھا۔

"تم میرا پیچھا کر رہے ہو نا؟"

شاہ بخت نے اُس سے سوال کیا تھا۔

"میرا ٹیسٹ اب اتنا بُرا بھی نہیں کہ میں ایک انڈر ایج لڑکی کا پیچھا کروں"

نائل نے ایک زبردست مُسکراہٹ کے ساتھ کہا تھا جس کو سنتے ساتھ شاہ بخت کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔نائل چہرے پر سمرک لئے آگے بڑھ گیا۔

"اے ہیلو مسٹر!!"

ابھی وہ دو قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ شاہ بخت اس کے سامنے آرکی تھی۔

"سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو ہاں؟"

شاہ بخت نے اس کو اوپر سے نیچے دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ایک تمیز دار انسان"

نائل نے بلکل سیریس انداز میں کہا تھا۔

"جو کہ آپ نہیں ہیں"

نائل یہ کہہ کر پھر آگے جانے لگا تھا کہ شاہ بخت نے پھر سے اس کو روک لیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

”تم یہ کیسے کہ سکتے ہو؟“

شاہ بخت نے اس کو گھورتے ہوئے پوچھا تھا۔

”جو آپ اندر کر کہ آئی ہیں اُسے سے کس کس کو نہیں پتہ چلے گا“

وہ سادہ لہجے میں یہ کہ کر آگے بڑھ گیا تھا۔

شاہ بخت کو پہلی بار زندگی میں شرمندگی جیسی فیلنگ کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا کہنے کو وہ بس آس پاس سے گزرتے ہوئے لوگوں کو دیکھے جارہی تھی۔

پندرہ منٹ پہلے

شاہ بخت ٹیبل پر سے اٹھ کر باہر جانے لگی تھی کہ ایک بڑھی عورت اُسے ٹکرا گئیں اور وہ گر گئی۔

شاہ بخت کہ آگے بڑھنے سے پہلے ہی اس کے ساتھ آئی ہوئی لڑکی اور اسٹاف ان کو اٹھانے لگ گئے۔

یہ دیکھ کر شاہ بخت باہر جانے لگی تھی کہ وہ لڑکی جو بڑھی عورت کہ ساتھ تھی اس نے شاہ بخت کا راستہ روک لیا تھا۔

”سوری بولو میری گرینی کو“

یہ وہی لڑکی تھی جس نے شاہ بخت کو اس دن نائل پر پانی پھینکنے کا ڈیئر دیا تھا۔

”کیا کروگی اگر میں نہ بولوں؟“

شاہ بخت نے اس لڑکی سے کہا تھا۔

”تم!“

شاہ بخت اس لڑکی کو سنے بغیر کیفے سے باہر کی جانب چلے گئی۔

نائل جو اس کیفے کے سامنے کھڑا ہوا تھا یہ سب ہوتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

”کتنی بد تمیز لڑکی ہے یہ“

ایک نئی رائے اس کے بارے میں قائم کی گئی تھی۔

حال

وہ ابھی بھی کھڑی وہاں سے لوگوں کو گزرتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

اس نے گلاس وال سے کیفے کے اندر دیکھا تھا تو وہ بڑھی خاتون اب بیٹھ کر پاس کسی عورت سے بات کر رہی تھی۔

شاہ بخت کا دل گلٹ سے بھر رہا تھا۔ وہ ان کے پاس جانا چاہتی تھی لیکن وہ جا بھی نہیں پا رہی تھی۔

آج اس شخص نے اس پر کتنی آسانی سے یہ بات واضع کی تھی۔

"کچھ بھی نہیں ہوا شاہ بخت، وہ بس پوائنٹ سکور کرنا چاہتا تھا۔"

اپنے آپ کو جھوٹی تسلی دیتی ہوئی وہ آگے بڑھ گئی تھی لیکن اندر کہیں وہ بھی یہ جانتی تھی کہ وہ گلٹ میں تھی۔

اہفتے بعد

شاہ بخت اپنے ڈیڈ کے ساتھ گالف کلب میں داخل ہوئی ہی تھی کہ اسکی نظر سامنے سفید پولو شرٹ کے ساتھ سفید پینٹ پہنے، سر پے ہم رنگ p-cap لئے ہوئے شخص پے ٹھہری تھیں۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گالف کھیلنے میں مصروف تھا۔

جس گلٹ میں سے نکلنے کے لئے اس کو پورا ہفتہ لگا تھا آج پھر سے اس کو وہ ہونے لگ گیا تھا۔

وہ خود کو کمپوز کرتے ہوئے اپنے ڈیڈ کے پیچھے لپکی تھی۔

اپنے ڈیڈ کو کسی دوست کے ساتھ گالف کھیلتا دیکھ شاہ بخت اندر بنے ریسٹورنٹ میں آکر بیٹھ گئی تھی۔

ابھی وہ آنکھیں بند کیے اپنے لاوا کیک سے لطف اندوز ہو ہی رہی تھی کہ جیسے ہی اس نے انکھیں کھولی اس کو کھانسی کا ایک شدید غوطہ لگا تھا۔

نائل شاہ بخت کے عین سامنے والی ٹیبل پر بیٹھا اپنے دوستوں سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

"اس جنگلی نے کیا مجھے دیکھ لیا ہو گا؟"

شاہ بخت نے غٹا غٹ پانی حلق سے اتارتے ہوئے خود سے سوال کیا تھا۔

"اُف پاگل۔۔۔ سامنے بیٹھا ہے تو اس کا مطلب دیکھا ہی ہو گا نا"

شاہ بخت نے پھر سے دل ہی دل میں خود سے کہا تھا۔

"ایسا کرتی ہوں یہاں سے باہر چلی جاتی ہوں اس کی شکل تو کم از کم نہیں دیکھنی پڑے گی۔"

اس نے اپنا سر ہاں میں ہلاتے ہوئے کہا تھا نظریں سامنے والی ٹیبل پر ہی مرکوز تھیں۔

شاہ بخت اٹھی۔۔۔ اور اس ٹیبل کے پاس سے گزرتی ہوئی ابھی چند قدم آگے بڑھی تھی کہ اس کو پیچھے سے کسی نے آواز دی۔

وہ یک دم ٹھہری تھی۔

"اس کو میرا نام کیسے پتہ چلا؟ کہیں مجھے سٹاک تو نہیں کر رہا؟"

منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے وہ حیران ہوئی تھی۔

”نہیں میں منہ توڑ دو نگی اِس کا اگر اس نے کچھ ایسا ویسا کیا“

اس نے بیگ پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے خود سے کہا اور پلٹی تھی۔

”اوہ مائی گوڈ!!!راحم بھائی!!“

“What a pleasant surprise!!”

شاہ بخت خوشی سے اچھلتی ہوئی راحم کے گلے لگی تھی۔وہ راحم سے سات سال چھوٹی تھی۔راحم ہمیشہ اس کو بچوں کی طرح ٹریٹ کرتا تھا۔

”بس دیکھ لو۔۔۔میں تو تمہیں کل خود ملنے آنے والا تھا لیکن دیکھو!تم تو مجھے یہاں ہی مل گئی۔“

راحم نے پیار سے کہا تھا۔

”چلیں اب گھر چلیں میرے ساتھ“

شاہ بخت نے لاڈ سے اس کو کہا تھا۔اس کا بھائی اتنی دیر بعد لندن آیا تھا۔

”ارے نہیں نہیں۔۔۔میں کل آؤنگا ابھی دیکھو میں دوستوں ساتھ ہوں آو میں تمہیں انٹروڈیوس کرواتا ہوں“

راحم نے شاہ بخت کو ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا۔

Clubb of Quality Content

"گرلز اینڈ بوائز یہ ہمارے فیملی فرینڈز کی بیٹی **شاہ بخت** ہیں اور میرے لئے میری سگی بہن سے بھی زیادہ اگر میری کوئی بہن ہوتی تو وہ شاہ بخت جیسی ہوتی۔"

راحم نے مسکرہ کر شاہ بخت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

راحم نے باری باری سب کا تعارف کروایا۔

"اور یہ دونوں شاہ بخت میرے بچپن کے دوست ہیں۔۔۔

نائل شاہ سکندر۔۔۔اور صاحبزادہ ہاشم سلطان"

راحم نے اب اپنے بچپن کے ساتھی اور بیسٹ فرینڈز کا تعارف کروایا تھا۔

شاہ بخت نے چہرے پر ہلکی مسکراہٹ لئے ان دونوں کی طرف دیکھا تھا۔

ہاشم خوش اخلاقی سے شاہ بخت سے ملا جب کہ نائل کچھ سیکنڈ شاہ بخت کو یک ٹک دیکھتا رہا اور پھر روکھے لہجے میں

"ہیلو"

کہہ کر چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

راحم اور ہاشم دونوں اس کا عجیب رویہ دیکھ کر حیران ہوئے تھے۔وہ تو کبھی کسی عورت کے ساتھ بد سلوکی نہیں کرتا تھا۔

Clubb of Quality Content

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو پھر آج کیوں؟

"چلیں بھائی میں آپ کا انتظار کرونگی اور ڈیڈ بھی آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہونگے۔ بلکہ وہ اِدھر ہی ہیں۔

Why don’t you meet him right now?

کل پھر سے دوبارہ مل لیجئے گا"

شاہ بخت نے ہلکے پھلکے لہجے میں اپنی خفت مٹاتے ہوئے کہا تھا۔اس کو برا لگا تھا جو آج اس لڑکے نے کیا تھا۔

"ہاں ۔۔ چلو ٹھیک ہے۔۔ گائز میں آتا ہوں۔"

وہ دونوں یہ کہہ کر چلے گئے تھے۔

نائل کی نظروں نے بہت دور تک اُس نک چری لڑکی کا پیچھا کیا تھا اور پھر وہ زیرِ لب کچھ بُر بُرایا تھا ۔

"پاگل"

اور دوسری طرف شاہ بخت نے اس کو ایک نئے لقب کے اعزاز سے بخشا تھا جو کہ تھا

"کھڑوس"

”بھائی آپ کا وہ دوست بہت روڈ نہیں؟ آپ کتنے اچھے اور وہ کتنا عجیب ہے“

شاہ بخت نے پر نگلز کھاتے ہوئے راحم سے کہا تھا جو آج اس سے ملنے آیا تھا۔

”نہیں تو۔۔“

راحم نے عام انداز میں فون استعمال کرتے ہوئے کہا تھا۔

”اچھا لیکن۔۔ چھوڑیں“

اس نے کچھ کہنا چاہا لیکن پھر خود ہی اپنی بات ٹالتے ہوئے بولی۔

”آپ کل شام کی پارٹی میں آئیں گیں؟“

شاہ بخت نے پر نگلز کا سلائس منہ میں رکھتے ہوئے پوچھا

”ہاں میں آؤنگا۔۔“

راحم نے فون سے نظریں ہٹا کر اس کو جواب دیا تھا۔

”او کے“

اس نے پھر سے منہ میں پر نگلز کا سلائس رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی پر نگلز کا ڈبا راحم کی جانب کیا کے وہ بھی لے سکے۔ راحم نے مسکراتے ہوئے پر نگلز میں سے سلائس لے لیا کیونکہ شاہ بخت

Clubb of Quality Content

میرا اپنی چیزیں خاص کر کھانے والی کسی سے شیئر نہیں کرتی تھی سوائے اس کے قریبی لوگوں کے۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842